

رسائل و مسائل

بنک کو کرایے پر جگہ دینا

سوال: ہم جس ملک میں رہتے ہیں اس کا محاذی نظام سودی بنیادوں پر چلتا ہے۔ کوئی ملازم ہو یا کاروبار کرے کسی نہ کسی طور بنک سے اس کا واسطہ پڑتا ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس سودی نظام کا حصہ بن جاتا ہے۔ کیا اس طرح ہم سودی نظام میں تعاون کے مرتكب تو نہیں ہوتے؟

دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ بے روزگاری اور ہوش ربا مہنگائی کے ہاتھوں لوگوں کا جینا دو بھر ہو گیا ہے۔ اگر ایسے میں کسی کو بھرپور کوشش کے باوجود ملازمت نہ ملے اور بد امر مجبوری اسے کسی بنک میں ملازمت کرنا پڑے تو کیا ایسا کرنا جائز ہو گا؟ ایک سوال یہ ہے کہ بنک کو کرایے پر جگہ دینے کیسا ہے کہ جگہ دینے والے کا اس کرایے پر ہی انحصار ہوا اور مجبور بھی ہو۔ کیا وہ بنک میں فوکری کرنے والوں کی طرح جگہ کرایے پر دے سکتا ہے؟

جواب: اسلام اپنے ہر ماننے والے سے یہ مطابہ کرتا ہے کہ وہ حلال اور طیب روزگار حاصل کرے اور حرام اور خبیث سے اجتناب کرے۔ اس بنا پر قرآن کریم اور احادیث صحیح نے سود کے بارے میں بغیر کسی استثناء کے واضح احکام دیے کہ سود حرام ہے اور جس طرح ایک حرام شے کا استعمال کرنے والا، خریدنے والا، فروخت کرنے والا یا کسی کو پیش کرنے والا گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، اسی طرح سودی کاروبار میں شرکت کرنے والا بھی یکساں طور پر گناہ کا رتصور کیا جائے گا۔ اس اصولی وضاحت کے ساتھ یہ بات بھی جان لیتا ضروری ہے کہ ایک حرام شے صرف اس صورت

میں ایک فرد کے لیے وقتی طور پر جائز ہو جاتی ہے جب اس کی جان کو خطرہ ہو، مثلاً حرام کیے ہوئے کھانے کا استعمال جان بچانے کی حد تک تو جائز ہو گا لیکن اس کا عادتاً استعمال مطلقاً حرام رہے گا۔ اگر ایک شخص کو اپنی مقدور بھر کوشش کے باوجود بیک کے علاوہ کوئی اور ملازمت دستیاب نہیں ہے تو اپنی اور اپنے اہلی خانہ کی جان بچانے کے لیے جب تک اسے کوئی حلal ملازمت نہیں جائے، وہ ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن آج کے دور میں جب مغربی سرمایہ اور مالک کے بینک بھی مسلمان گاؤں کے حصول کے لیے اپنے ہاں غیر سودی کھڑکیاں کھول رہے ہیں اور پاکستان میں خصوصاً اسلامی بینکوں کی شاخیں تیزی کے ساتھ ملک گیر بیانے پر کھل رہی ہیں، کوشش ہونی چاہیے کہ اسلامی بینک میں ملازمت تلاش کی جائے اور اس طرح اپنی تعلیم و تربیت کا استعمال بھی ہو اور حرام سے بھی بچا جاسکے۔ اس لیے آپ کوشش کریں کہ کسی اسلامی بینک میں آپ کو ملازمت مل سکے۔

جہاں تک سوال ایک مکان یا دکان بینک کو کرایے پر دینے کا ہے، اس میں اصولی طور پر یہ بات سمجھ لیں کہ شریعت کا حکم ظاہر پر لگتا ہے۔ اگر آغاز سے یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ ایک شخص جو جگہ کرایے پر لے رہا ہے وہاں بینک قائم کیا جائے گا تو اس سے حاصل کردہ کرایہ کو مکان کا کرایہ ہے لیکن معصیت اور گناہ میں شرکت سے خالی نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ ایک شخص کسی سے مکان یا دکان حاصل کرتا ہے اور مالک مکان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس جگہ پر کیا کاروبار کرے گا، پھر فروش کی دکان بنائے گا یا بینک کی برائی کھولے گا تو اسے کرایے پر مکان دینے میں کوئی قباحت نہیں۔ اگر یہ بات ظاہر اور واضح ہو کہ اس مکان میں حرام کام کیا جائے گا تو اس سے حاصل شدہ کرایہ مباح تصور نہیں کیا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب (ڈاکٹر انیس احمد)

پر اپرٹی کی خرید و فروخت کا ایک مسئلہ

س: ہماری اشیت ایجنٹی ہے۔ ہمارا کام اپنے کلاسٹس کی پر اپرٹی فروخت کرتا یا ان کو کوئی پر اپرٹی دلاتا ہے۔ ہم خود بھی پر اپرٹی میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ گاہک سے ہمیں اس خرید و فروخت کروانے کے عوض کمیشن ملتی ہے۔ ایک نئے پروجیکٹ کے حوالے سے درج ذیل سوال کی وضاحت فرمادیں: